۲۳ جمادی الاخریٰ ۱۴۴۳ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:271)

جانوروں کی روح قبض کون کرتا ہے؟

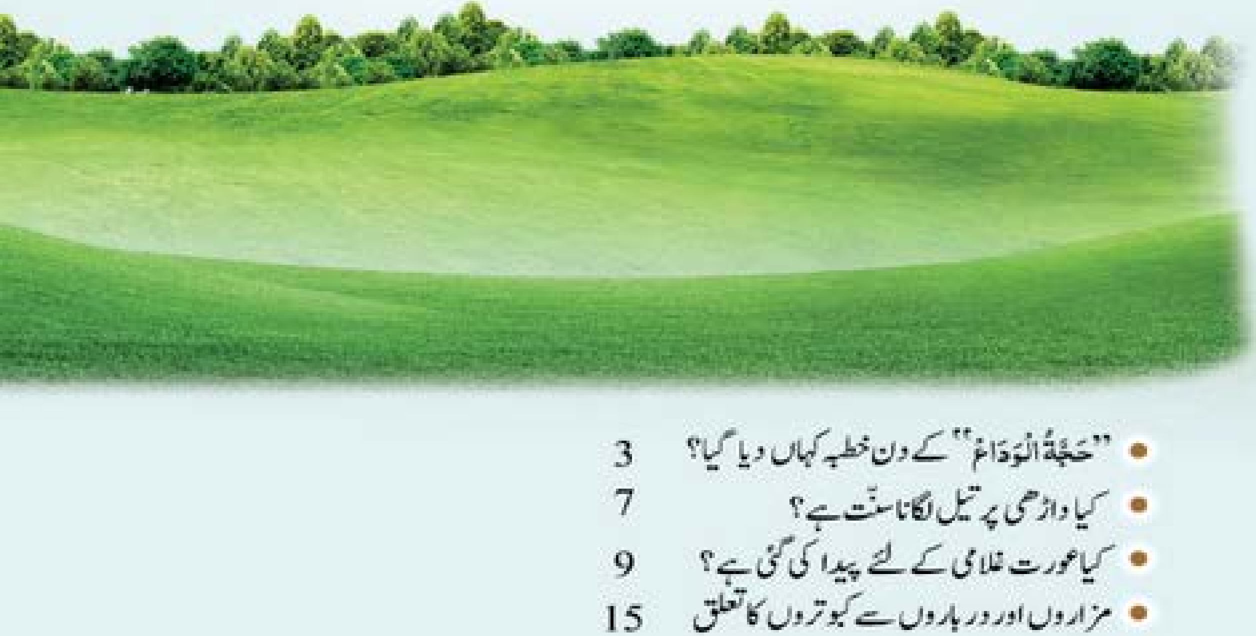

- ”حَجَّةُ الْوَدَاع“ کے دن خطبہ کہاں دیا گیا؟ 3
- کیا داڑھی پر تیل لگانا سنّت ہے؟ 7
- کیا عورت غلامی کے لئے پیدا کی گئی ہے؟ 9
- مزاروں اور درباروں سے کبوتروں کا تعلق 15

ملفوظات:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

جانوروں کی روح قبض کون کرتا ہے؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۸ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اُس کے لئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

جانوروں کی روح کون قبض کرتا ہے؟

سُوال: جس طرح انسانوں کو وقتِ نزع تکلیف ہوتی ہے کیا جانوروں اور پرندوں کو بھی موت کے وقت اسی طرح تکلیف ہوتی ہے؟ نیز کیا جانوروں کی روح قبض کرنے کے لئے بھی فرشتے مقرر ہیں؟

جواب: جس طرح انسانوں کو نزع کی تکلیف ہوتی ہے اس طرح جانوروں کو تکلیف نہیں ہوتی کیونکہ یہ مکلّف نہیں ہیں، ان کے ساتھ اسلام اور کفر کا تعلق نہیں ہے اور نہ ہی انہیں ثواب و گناہ ملتا ہے۔ تکلیفیں تو گناہوں کا کفارہ اور درجات کی بلندی کا سبب ہوتی ہیں اور گناہوں کے کفارے اور درجات کی بلندی کا جانوروں اور پرندوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جنّ و انس کو ہر طرح کی تکلیف پر اجر ملتا ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں۔ مشہور تابعی بزرگ، اسلام کے پہلے مجدد، خلیفۂ راشد حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو ثواب کی حرص اس حد تک تھی کہ آپ یہ دعا بھی نہیں کرتے تھے کہ

1 ...... یہ رِسالہ ۲۴ جُمادَی الْاُخریٰ ۱۴۴۲ھ بمطابق 6 فروری 2021 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)

2 ...... معجم اوسط، من اسمه احمد، ۱/۴۹۷، حدیث: ۱۸۳۵۔

مجھے نزع کی تکلیف نہ ہو۔[1] تاکہ انہیں نزع کی تکلیفوں کے بدلے ثواب مل جائے۔

جانوروں کی روح فرشتے قبض کرتے ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن حجر ہیتمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنی کتاب ”فتاویٰ حدیثیہ“ میں فرماتے ہیں: ”احادیثِ مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ تمام ذَوِی الاَرواح کی روح ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام قبض کرتے ہیں۔“[2] ایک مرتبہ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: ”میں اللہ کے حکم کے بغیر ایک مچھر کی روح بھی اپنی مرضی سے قبض نہیں کرتا۔“[3] امام قُرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”اس حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ذی روح (یعنی جاندار) کی روح ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام قبض کرتے ہیں۔“[4] تفسیرِ صراطُ الجنان میں تفسیرِ خازن کے حوالے سے مروی ہے: ”ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے دنیا ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح کردی گئی ہے تو وہ مَشارِق و مَغارِب کی مخلوق کی روحیں کسی مشقت کے بغیر اُٹھالیتے ہیں اور رحمت و عذاب کے بہت سے فرشتے اُن کے ماتحت ہیں۔“[5]

طوطوں کے سامنے ذِکْرُ اللہ کرنے کی نیت

سُوال: کیا طوطوں کے سامنے ذِکْرُ اللہ کرنے سے ثواب ملے گا؟

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے پوتے حاجی اُسید رضا عطاری کا سُوال)

جواب: کسی بھی عمل کا ثواب اسی صورت میں ملتا ہے جب وہ عمل اللہ پاک کی رضا کے لئے کیا جائے، لہٰذا جب بھی کوئی عمل کریں تو یہ بات ذہن میں رکھیں کہ ”میں یہ کام اللہ پاک کو خوش کرنے کے لئے کر رہا ہوں۔“ تو اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو ثواب ملے گا، ورنہ بغیر ثواب کی نیت کے عمل کرتے رہیں گے تو ثواب نہیں ملے گا۔ نابالغ کو بھی اُسی صورت میں ثواب

1 ...حلیۃ الاولیاء، عمر بن عبد العزیز، ۵/ ۳۵۰، رقم: ۷۳۵۶۔ اللہ والوں کی باتیں (مترجم)، ۵/ ۴۱۵۔

2 ...فتاوی حدیثیۃ، مطلب ھل ملک الموت یقبض أرواح الحیوانات کلھا، ص ۱۳۔

3 ...معجم کبیر، خزرج الانصاری، ۴/ ۲۲۱، حدیث: ۴۱۸۸۔

4 ...فتاوی حدیثیۃ، مطلب ھل ملک الموت یقبض أرواح الحیوانات کلھا، ص ۱۳۔

5 ...تفسیر خازن، پ۲۱، السجدۃ، تحت الآیۃ: ۱۱، ۳/ ۴۷۶۔ صراط الجنان، ۷/ ۵۳۲۔

www.dawateislami.net

ملتا ہے جبکہ اسے نیت کے بارے میں معلوم ہو۔ بغیر کسی نیت کے صرف طوطوں کو سنانے کے لئے ان کے سامنے ذِکْرُاللہ کرنے سے ثواب نہیں ملے گا۔ البتہ اگر کسی نے طوطوں کو سنانے میں یہ نیت کرلی کہ ”میں طوطے کے سامنے اس لئے ذِکْرُاللہ کرتا ہوں تاکہ یہ رٹ لے اور ذِکْرُاللہ کرتا رہے اور جب مسلمان اِسے ذِکْرُاللہ کرتا دیکھیں تو اُن کا دل خوش ہو جائے، نیز اُنہیں بھی ذِکْرُاللہ یاد آجائے“ تو اِس نیت کا ثواب مل جائے گا۔ طوطے کے سامنے ذِکْرُاللہ کرنے کی ایک نیت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ یہ طوطا بروزِ قیامت اللہ کے حضور میرے حق میں گواہی دے گا کہ ”یااللہ اس نے تیرا ذکر کیا تھا“ تو اس نیت کا بھی فائدہ ہو گا۔

”حَجَّۃُ الْوَدَاع“ کے دن خطبہ کہاں دیا گیا؟

سُوال: نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حج کے دن جو خطبہ دیا تھا وہ جبلِ رحمت کے اوپر دیا تھا یا جبلِ رحمت کے نیچے دیا تھا؟ (نادر علی)

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حج فرض ہونے کے بعد ایک ہی حج فرمایا جسے ”حَجَّۃُ الْوَدَاع“ کہتے ہیں،[1] نیز اس دن نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جبلِ رحمت کے قریب اپنی اونٹنی پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔[2]

عیب دار چیز واپس کرنے کی صورتیں

سُوال: کچھ Items (آئٹمز) ایسے ہوتے ہیں جن کی وارنٹی نہیں ہوتی، ہم ایسے Items چیک کروا کر دیتے ہیں، کچھ دنوں بعد کسٹمر وہ چیز واپس کرنے آتا ہے کہ ”یہ چیز خراب دی ہے“ اور بحث کرتا ہے۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: چیز لے جانے کے بعد کوئی ایسا عیب ظاہر ہوا جو کاروباری حضرات کے نزدیک بھی عیب ہو اور وہ عیب دکان دار کے پاس ہی پیدا ہوا تھا اور اس نے بیچتے ہوئے عیوب سے براءت کا اظہار بھی نہیں کیا تھا تو وہ چیز واپس لینا لازم ہو گی۔ بیچتے ہوئے کوئی عیب موجود ہو تو دکان دار پر واجب ہے کہ وہ عیب بیان کر دے، کیونکہ مبیع کا عیب چھپانا حرام اور کبیرہ گناہ

1 ......مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۰۸۔

2 ......شرح صحیح مسلم للنووی، کتاب الحج، باب حجۃ النبی، ۸/ ۱۸۴، تحت الحدیث: ۲۹۵۰۔

www.dawateislami.net

ہے۔[1] اس طرح دھوکے سے کام نہیں لینا چاہیے، اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا“[2] یعنی جس نے دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں۔ ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں اور دھوکا دینے والا جہنم میں ہے۔“[3] یاد رہے! اگر کوئی وارنٹی والی چیز ہو اور وارنٹی کی مدت میں وہ چیز خریدار کے پاس خراب ہو گئی تو وارنٹی کے قانون اور شرائط کے مطابق اس چیز کو صحیح کرنا یا تبدیل کرنا دکان دار کی ذمہ داری ہے۔

اچانک موت پر کیسے صبر کیا جائے؟

سُوال: اگر گھر میں اچانک موت ہو جائے تو لواحقین کو کس طرح صبر دلایا جائے؟

جواب: پہلے کے لوگ اپنے بچوں کو قبر کے سوالات اور سورۂ ملک یاد کرواتے تھے اور اب عموماً 100 سال کے بوڑھوں کو بھی قبر کے سوالات یاد نہیں ہوتے اور نہ ہی عام لوگوں کو موت اور حشر کے معاملات معلوم ہوتے ہیں، البتہ جو علما ہیں یا علما کی صحبت میں رہتے ہیں انہیں تو معلومات ہوتی ہیں۔ بہر حال پہلے کے لوگوں کو موت اور قبر یاد رہتی تھی، جبکہ اب سب پر غفلت کا پردہ پڑ گیا ہے اور کسی کو اپنی موت یاد ہی نہیں رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کبھی اچانک موت آتی ہے تو سارا خاندان ہل جاتا ہے۔ آج کل تو موٹر سائیکل چلاتے ہوئے کئی لوگ حادثے کا شکار ہوتے ہیں اور اچانک ہی موت ہو جاتی ہے۔ صرف بوڑھے ہی نہیں بلکہ نوجوانوں کے بھی ہارٹ فیل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے پہلے سے موت کے بارے میں یہ ذہن بنا ہو کہ ”مجھے کسی بھی وقت موت آ سکتی ہے“ کیونکہ موت ہر ایک کو آنی ہی ہے جیسے کہ منقول ہے کہ ”اَلْمَوْتُ كَأْسٌ وَكُلُّ النَّاسِ شَارِبُهٗ وَالْقَبْرُ بَابٌ وَكُلُّ النَّاسِ دَاخِلُهٗ“ یعنی موت ایسا جام ہے جس سے ہر انسان نے پینا ہے اور قبر ایسا دروازہ ہے جس سے ہر انسان نے گزرنا ہے۔[4] اس لئے ہمیشہ موت کو یاد رکھیں۔ اگر کسی کو اچانک موت آ جائے تو صبر کے علاوہ کچھ

---

1 ...... بہارِ شریعت، ٢/ ٧٤٥، حصّہ: ١١۔

2 ...... ترمذی، کتاب البیوع، باب ما جاء فی کراھیۃ الغش فی البیوع، ٣/ ٥٧، حدیث: ١٣١٩۔

3 ...... مسند شھاب، ١/ ١٧٥، حدیث: ٢٥٣۔

4 ...... تفسیر روح البیان، پ٢١، الاحزاب، تحت الآیۃ: ١٦، ٧/ ١٥٣۔

www.dawateislami.net

نہیں کیا جاسکتا۔ صبر کے فضائل میں سے ہے کہ ”صبر جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔“[1] صبر کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ ”صبر کرنے والوں کو اللہ پاک بلا حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔“[2] واویلا مچانے اور شور شرابا کرنے سے، جانے والا واپس نہیں آئے گا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه میت پر رونے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

آنکھیں رو رو کے سجانے والے
جانے والے نہیں آنے والے (حدائقِ بخشش)

یعنی جانے والے پر رو رو کر اپنی آنکھیں کیوں سجا رہے ہو!! تمہارے رونے سے اب وہ واپس نہیں آجائے گا۔ اس شعر کے بعد فرماتے ہیں:

کوئی دم میں یہ سرا اوجڑ ہے
ارے او چھاؤنی چھانے والے (حدائقِ بخشش)

”کوئی دم“ یعنی عنقریب، ”سرا“ یعنی مسافر خانہ اور یہاں اس سے دنیا مراد لی ہے تو یہاں اس شعر میں فرما رہے ہیں کہ عنقریب یہ مسافر خانہ یعنی دنیا ویران ہو جائے گی، یہاں کوئی نہیں رہے گا، سب رخصت ہو جائیں گے کیونکہ مسافر کسی بھی جگہ پر کچھ عرصہ رہتا ہے پھر اس کا آگے کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔ ”ارے او چھاؤنی چھانے والے“ یعنی اے ڈیرا جما کر رہنے والے تیرا ڈیرا اُکھڑ جائے گا، تو یہاں نہیں رہے گا اس لئے ہر وقت اس بات کے لئے تیار رہ کہ تجھے یہ سب چھوڑ کر جانا پڑے گا۔ جب اس طرح کا ذہن بنا ہو گا کہ ”ہمیں ہر حال میں اپنی موت کو یاد رکھنا چاہیے، کوئی بھی کسی بھی وقت یہ دنیا چھوڑ کر جا سکتا ہے“ تو صبر کرنا آسان ہو جائے گا، ورنہ اگر صبر کرنا مشکل ہو تو بھی صبر جتنا دشوار ہو گا اتنا ثواب زیادہ ہو گا کیونکہ ”اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَحْمَزُهَا“[3] یعنی افضل ترین عمل وہ ہوتا ہے جس میں زحمت زیادہ ہوتی ہے۔

---

1 ...کشف الخفاء، حرف الصاد المهملة، ۲/ ۱۹، رقم: ۱۵۸۷۔

2 ...الترغيب والترهيب، كتاب الادب، ۳/ ۲۸۱، حديث: ۱۸۔

3 ...مرقاة المفاتيح، كتاب العتق، الفصل الاول، ۶/ ۵۴۹، تحت الحديث: ۳۳۸۳۔

www.dawateislami.net

ہے صبر تو خزانۂ فردوس بھائیو!
عاشق کے لب پہ شکوہ کبھی بھی نہ آسکے (وسائلِ بخشش)

کسی بوڑھے شخص کی اچانک موت پر اتنا صدمہ نہیں ہوتا جتنا کسی جوان آدمی کی اچانک موت پر ہوتا ہے کیونکہ جو بوڑھے ہوتے ہیں ان کے بارے میں یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ کسی بھی وقت ان کی آنکھیں بند ہو سکتی ہیں لیکن نوجوان کے بارے میں ایسا ذہن نہیں ہوتا بلکہ جوان سے بڑی امنگیں اور حسرتیں ہوتی ہیں، جوان آدمی خود بھی یہی سمجھ رہا ہوتا ہے کہ ابھی تو بہت عمر پڑی ہے، آخری عمر میں نیکیاں کرلیں گے۔ اگر کوئی نوجوان داڑھی رکھ لیتا ہے تو اس کے ماں باپ مَعَاذَ اللّٰہ یہ کہہ کر داڑھی نہیں رکھنے دیتے کہ "ابھی تمہاری داڑھی رکھنے کی عمر نہیں ہوئی ہے" حالانکہ بالغ ہونے کے بعد جیسے ہی داڑھی نکلی تو رکھنا واجب ہے،[1] کاٹے گا تو گناہ گار ہوگا، جو داڑھی کاٹنے کا کہے گا وہ بھی گناہ کا حکم دینے کی وجہ سے گناہ گار ہوگا۔

کیا بیمار والدہ کو مانگنے کے باوجود نقصان دہ چیزیں نہ دینا نافرمانی ہے؟

سُوال: والدہ بیمار ہیں اور ڈاکٹر نے جو چیزیں کھانے سے منع کیا ہے ہماری والدہ وہی چیزیں مانگتی ہیں، اگر ہم اپنی والدہ کو وہ چیزیں نہیں دیں گے تو کیا والدہ کی نافرمانی شمار ہوگی؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اگر آپ کی والدہ کو ڈاکٹر نے کوئی چیز کھانے سے منع کیا ہے اور وہ مانگتی ہیں تو اگر آپ انہیں وہ چیز نہیں دیتے تو آپ نافرمان نہیں بلکہ وفادار ٹھہریں گے۔ میں نے ایسے بہت سے کیسز سنے ہیں کہ فالج ہوتا ہے، زندگی کے ایام گن رہے ہوتے ہیں اور انہیں پائے کھانے ہوتے ہیں۔ اسی طرح جن غذاؤں کا استعمال نقصان دہ ہوتا ہے وہ غذائیں مانگ رہے ہوتے ہیں کہ یہ کھلادو! فلاں چیز کھلادو! حالانکہ انہیں چبانے کی طاقت بھی نہیں ہوتی اور ہضم کرنا بھی ممکن نہیں ہوتا، اس کے باوجود کھانے کی حرص ختم نہیں ہوتی۔ بیماریوں میں اس طرح کی خواہشات عموماً وہی لوگ زیادہ کرتے ہیں جو ساری زندگی عمدہ اور لذیذ غذاؤں کے عادی رہے ہوتے ہیں، پھر آخری وقت میں انہیں آزمائش ہو رہی ہوتی ہے۔ اس

[1] ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۵۸۱۔

میں ہمارے لئے عبرت کا سامان ہے کہ اگر ہم اس طرح عمدہ غذاؤں کا سلسلہ رکھیں گے تو کہیں ہمیں بھی آخری وقت میں پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑ جائے، البتہ کبھی کبھی عمدہ غذا کھالینا الگ بات ہے لیکن عادت نہیں ہونی چاہیے۔ ایک روایت میں ہے: "جو لذیذ غذاؤں کا عادی ہوگا اس کی نزع میں سختی اور حساب زیادہ ہوگا۔"[1] اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ ہم لوگ دنیا کی لذتوں کے پیچھے خوار ہوگئے ہیں، دنیاوی لذتوں میں اتنا دل لگا ہوا ہے کہ ہمیں اپنی آخرت کا ہوش ہی نہیں ہے۔ اللہ پاک ہمارا ایمان سلامت رکھے اور ہمیں برے خاتمے سے بچائے۔

کیا داڑھی پر تیل لگانا سنّت ہے؟

سُوال: کیا داڑھی پر تیل لگانا سنّت ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: داڑھی پر تیل لگانا سنت ہے۔ رسالہ "163 مدنی پھول" صفحہ 11 پر "مُعْجَمِ اَوْسَط" کے حوالے سے حدیثِ مبارکہ بیان کی گئی ہے: "مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب داڑھی مبارک میں تیل لگاتے تو عَنْفَقَہ (یعنی نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں) سے ابتدا فرماتے تھے۔"[2] میں بھی سنت کی نیت سے اسی طرح داڑھی میں تیل لگاتا ہوں، اگر میں داڑھی اور سر میں تیل نہ لگاؤں تو مزہ نہیں آتا، لیکن آج کل لوگ تیل نہیں لگاتے اور پھر روتے ہیں کہ "بال جھڑ رہے ہیں، بال ٹوٹ رہے ہیں، سر میں کھوڑا ہو گیا ہے۔" شکر کریں کہ سر میں پھوڑا نہیں ہوا۔ اگر سر میں تیل نہیں لگائیں گے تو کھوڑے بھی ہوں گے اور پھوڑے بھی ہوں گے اور نہ جانے سر میں کیا کیا بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں، کیونکہ تیل سارے بدن کو سپلائی ہوتا ہے اور اس سے جلد کو بھی فائدہ ہوتا ہے، لہٰذا سر اور داڑھی میں تیل لگاتے رہنا چاہیے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کثرت سے تیل استعمال فرماتے تھے کہ آپ سر پر کپڑا بھی باندھتے تھے،[3] جسے سربند بولتے ہیں۔ ہمارے ہاں کئی اسلامی بھائی اس سنت پر عمل کرنے والے ملیں گے۔ سر میں تیل لگانے کے بعد کپڑا باندھنے کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ٹوپی اور عمامے کی حفاظت رہتی ہے۔ کیونکہ زائد تیل اس میں جذب ہو جاتا ہے۔

---

1 ......روض الفائق، المجلس السادس عشر، ص۹۸۔

2 ......معجم اوسط، بقیۃ من اسمہ محمد، ۵/۳۶۶، حدیث: ۷۶۲۹۔

3 ......شمائل محمدیۃ للترمذی، باب ماجاء فی ترجل رسول اللہ، ص۴۰۔

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ایک شعر سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زُلفوں سے تیل کے قطرے ٹپکتے تھے۔

تیل کی بُوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضاؔ
صبحِ عارِض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو　(حدائقِ بخشش)

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گیسو مبارک سیاہ تھے اور آپ کا چہرہ مبارک صبحِ عارض کی طرح روشن تھا اور جب صبح روشن ہوتی ہے تو ستارے چھپ جاتے ہیں۔ یہاں اعلیٰ حضرت اسی تشبیہ کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: ”اے رضا یہ جو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زُلفوں سے تیل کے قطرے ٹپک رہے ہیں یہ تیل کے قطرے نہیں ہیں بلکہ یہ ایسے ہیں جیسے صبحِ عارض یعنی آپ کے روشن چہرے پر آپ کی زلفیں ستارے لُٹا رہی ہیں۔“ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زیادہ تیل لگاتے تھے، ہمیں بھی تیل لگانا چاہیے کیونکہ اس کے بہت سے فوائد ہیں، حافظہ مضبوط ہوتا ہے، دماغ تروتازہ رہتا ہے، مصنفین، علما و طلبا کو خصوصی طور پر تیل لگانا چاہیے کہ اس سے ان کی تعلیم میں فائدہ ہوگا۔

حدیثِ مبارکہ بیان کرنے میں امیرِ اہلِ سنّت کی احتیاط

سُوال: اگر کوئی چیز یا کوئی عمل نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منسوب ہو اور اسے آگے بیان کرنا ہو تو بیان کرنے میں کیا احتیاط اور ڈر و خوف رکھنا چاہیے؟ اس بارے میں ارشاد فرما دیجئے۔ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: حدیثِ مبارکہ میں اس طرح کا مضمون ہے کہ ”جو کوئی جھوٹی بات میری طرف منسوب کرے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔“[1] ہمارے بزرگانِ دین حدیثِ مبارکہ بیان کرتے ہوئے ڈرا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض بزرگوں کے بارے میں لکھا ہے کہ اُنہیں معلوم ہوتا تھا کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ گرامی ہے لیکن پھر بھی بیان کرتے ہوئے انہیں یہ گھبراہٹ رہتی کہ جو میں کہہ رہا ہوں کہیں مجھے اس میں بھول تو نہیں ہو رہی!! اور اب تو وہ حافظے بھی نہیں رہے، پہلے کے لوگ ”حافظُ الْحَدِیث“ کا لقب پایا کرتے تھے اور اب حدیثیں کہاں یاد رہتی ہیں! ہمارے

1 ...... بخاری، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی، ۱/۵۷، حدیث: ۱۰۷۔

www.dawateislami.net

ہاں مقررین اور مبلّغین سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان کہہ کر بے دریغ بیان کر رہے ہوتے ہیں اور کتابوں میں ان کا اتا پتا نہیں ہوتا یا بعض اوقات الفاظ میں فرق ہوتا ہے۔ اس لئے میری برسوں پُرانی عادت ہے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جو بھی ارشاد بیان کرنا ہو اسے دیکھ کر بیان کرنا پسند کرتا ہوں کیونکہ دیکھ کر پڑھنے میں ہی زیادہ عافیت رہتی ہے۔

سفرِ مدینہ میں کوئی مشکل آجائے تو کیا کریں؟

سُوال: اگر سفرِ مدینہ میں کوئی مشکل آجائے تو ایسا کیا کریں کہ ادب بھی باقی رہے اور صبر بھی کرلیں؟

(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: راہِ مدینہ کا تو کانٹا بھی پھول ہے۔ اب تو سفر کرنا بہت آسان ہوگیا ہے، کراچی سے فلائٹ میں بیٹھیں اور چار گھنٹے میں جدّہ اتر جائیں۔ سفر تو پہلے ہوا کرتے تھے، قافلے جاتے تھے جس میں کوئی پیدل، کوئی گھوڑے پر اور کوئی اونٹ پر سوار ہوتا تھا، پھر منزل پر پہنچنے میں بھی کافی وقت لگتا تھا اور راستے میں ڈاکوؤں کی لُوٹ مار کا خطرہ بھی رہتا تھا۔ آج کل کے آسان سفر میں بھی اگر کوئی مشکل آجاتی ہے تو صبر کریں اور اجر کے حق دار بنیں۔ میں تو سفرِ مدینہ میں بیمار بھی ہوا ہوں اور ہاسپٹلائز (Hospitalize) بھی ہوا ہوں، لیکن میٹھا مدینہ دور ہے جانا ضرور ہے۔

بِلّی اور جنّات کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

سُوال: کیا بِلّی اور جنّات کا آپس میں کوئی تعلق ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: بِلّی کا شیر کے ساتھ تعلق تو بچپن سے سنتے آئے ہیں کہ "بِلّی، شیر کی خالہ ہے" لیکن جنّات سے بِلّی کا تعلق پہلی بار سنا ہے اور ان کا آپس میں تعلق کس طرح ہوسکتا ہے!! کیونکہ جنات آگ سے پیدا ہوئے ہیں اور غیبی مخلوق ہیں یہ نظر نہیں آتے۔ بہرحال بِلّی بِلّی ہے اور جنّ جنّ ہے۔

کیا عورت غلامی کے لئے پیدا کی گئی ہے؟

سُوال: لڑکیاں شادی سے پہلے ماں، باپ اور بھائیوں کی غلامی کرتی ہیں اور شادی کے بعد شوہر اور اس کے گھر والوں کی غلامی کرتی ہیں۔ کیا عورتیں غلامی کے لئے پیدا کی گئی ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

www.dawateislami.net

جواب: ایسا کچھ نہیں ہے۔ اسلام نے جس طرح مردوں کو حقوق دیئے ہیں اسی طرح عورتوں کو بھی حقوق دیئے ہیں۔ زمانۂ جاہلیت میں عورت بہت مظلوم تھی کہ اسلام سے پہلے جہلائے عرب لڑکی پیدا ہوتے ہی اُسے دفنا دیا کرتے تھے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثتِ مبارکہ ہوئی تو اس رسم کا خاتمہ ہوا اور اسلام نے عورت کو ایک الگ پہچان عطا کی۔ بی بی عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا جو کہ بہت بڑی عالمہ اور مُفْتِیَہْ تھیں، یہ بھی ایک عورت ہی ہیں۔ بھائی اپنی بہنوں کے ساتھ غلاموں والا سلوک تو نہیں کرتے بلکہ بھائی تو اپنی بہنوں سے بہت زیادہ پیار کرتے، انہیں اپنی پلکوں پر بٹھاتے اور بہنوں کی شادی پر لاکھوں لاکھ روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح شوہر پر بھی لازم ہوتا ہے کہ وہ اپنی بیوی کو وہ تمام حقوق دے جو کہ شریعت نے اس پر لازم کئے ہیں۔ اب اگر کسی نے ایسا نہیں کیا تو یہ اس کا انفرادی فعل ہے، اس کی وجہ سے دینِ اسلام پر کوئی الزام نہیں آسکتا۔

(نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) کیا آپ کو ایسا نہیں لگتا کہ بعض عورتیں اپنی شرعی اور اخلاقی ذمہ داریوں کو غلامی کا نام دیتی ہیں؟

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) ایسا ہوسکتا ہے، لیکن اب تو کمانے کے لئے عورتیں بھی جارہی ہیں، حالانکہ پہلے صرف مرد حضرات ہی کمانے جاتے تھے، نوکریاں کرتے، دکانیں چلاتے اور خوب محنت کرکے اپنے گھر والوں کا پیٹ پالتے تھے، جبکہ عورتیں امورِ خانہ داری سرانجام دیتی تھیں، جیسے کھانا پکانا، بچے سنبھالنا وغیرہ۔ یہ سب ایک تقسیم ہے، اگر ان کاموں کو عورتیں غلامی سمجھتی ہیں تو مرد تو ان سے زیادہ محنت کرتا ہے کہ گھر سے باہر جاکر کما کر لاتا اور رات دن ایک کرکے اپنے بال بچوں کا پیٹ بھرتا ہے اور پھر بعض اوقات بیوی منہ پھٹ ہو تو جیسے ہی شوہر تھکا ہارا گھر آتا ہے تو اس کا مسکرا کر استقبال کرنے کے بجائے پورے گھر کے مسئلے لے کر بیٹھ جاتی ہے کہ ”آج تمہارے بیٹے نے پیالہ توڑ دیا، آج گلاس توڑ دیا، تم ہی نے اپنے بیٹے کو سر پر چڑھا رکھا ہے اب خود ہی سنبھالو وغیرہ وغیرہ۔“ حالانکہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جب شوہر تھکا ہارا گھر آیا تو اس کا مسکرا کر استقبال کرتی اور اسے پانی پیش کرکے اس کا حال چال معلوم کرتی۔ اس طرح کئی جگہ مرد بھی مظلوم ہوتا ہے اور کئی جگہ عورت مظلوم ہوتی ہے، کہیں ساس مظلوم ہوتی ہے تو کہیں بہو مظلوم ہوتی ہے، یہ معاملہ صرف ایک طرف سے نہیں ہوتا معاشرے میں ہر طرح کے لوگ موجود ہیں ایسا نہیں ہے کہ صرف ساس ہی بہو پر ظلم کرتی ہو۔

(نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) اگر اس طرح مظالم کی داستان دیکھی جائے تو عورت کے عورت پر ظلم کے واقعات زیادہ سامنے آئیں گے اور اس کے مقابلے میں مرد کے عورت پر ظلم کے واقعات کم ملیں گے۔ جیسے ساس بہو، نند بھاوج اور آپس کی دو سوتنیں جن کے مظالم کے قصے سننے کو ملتے رہتے ہیں یہ سب عورتیں ہی ہوتی ہیں۔

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) عورتوں کا یونین بننا بہت مشکل ہے۔ اگر کسی کی دو بیویاں ہوتی ہیں تو ان میں سے پرانی کہتی ہے: ”نئی کو چھوڑ دو“ اور دوسری کہتی ہے کہ ”پرانی والی کو چھوڑ دو، اسے طلاق دے دو۔“ اس طرح کسی کا گھر توڑنا شرعاً گناہ ہے، لیکن یہ نہیں سمجھتیں اور ضد کرتی رہتی ہیں۔ انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے، ان کے لئے میرا یہی مشورہ ہے کہ حالات کے مطابق آپس میں صلح کرلیں، کیونکہ اس کے علاوہ کوئی اور راستہ بھی نہیں ہے، اگر آپس میں لڑتی رہیں گی تو ٹینشن کی وجہ سے بیماریاں بڑھیں گی، غیبتوں اور تہمتوں کے ذریعے گناہوں کے دروازے کھلیں گے۔ میں ذاتی طور پر دوسری شادی کے حق میں نہیں ہوں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب حج کے لئے گئے تو عرب شریف کے علما و مشائخ نے آپ کا بہت احترام کیا اور آپ کی صلاحیتیں دیکھ کر آپ سے سندِ اجازت بھی حاصل کی۔ علمائے عرب نے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ عرب میں دوسری شادی کرلیں۔ آپ کے بچوں کی والدہ بھی ساتھ ہی گئی تھیں۔ تو علمائے عرب کا یہ مشورہ سُن کر اعلیٰ حضرت نے اُن سے فرمایا: ”میں اللہ کی کنیز کو اس لئے نہیں لایا کہ اُسے صدمہ دوں“ آپ کا یہ جواب سن کر علمانے عرض کی: ”ہمارا یہ خیال تھا کہ آپ کے پاس علم کا خزانہ ہے، جب آپ کی ایک شادی یہاں ہو جائے گی تو آپ کا آنا جانا لگا رہے گا اور ہم آپ سے فیض حاصل کرتے رہیں گے۔“[1] لیکن اعلیٰ حضرت نے دوسری شادی نہیں کی۔ ایک مرتبہ میرے پاس ایک اسلامی بھائی آئے اور کہنے لگے: ”اجازت ہے؟ مجھے تیسری کرنی ہے“ تو میں نے اسے کہا: ”میرے کندھے بہت کمزور ہیں“ یعنی میں بوجھ نہیں اٹھا سکتا، وہ سمجھ گئے اور مسکرا کر چلے گئے۔

دیوار پر ”اللہ“ کے ناموں کی فریم لگانا کیسا؟

سُوال: بیڈ روم کی دیوار پر ”اللہ“ کے ناموں کی فریم لگانا کیسا؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

[1] ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۰۶۔

www.dawateislami.net

جواب: دیوار پر "اللہ" کے ناموں کی فریم لگانے میں حرج نہیں ہے، ہاں! "خاص موقع" پر ادب یہی ہے کہ فریموں پر کپڑا ڈال کر ڈھک دیں۔

(**مفتی** حسان صاحب نے فرمایا:) عام طور پر یہ چیزیں اونچی ہی رکھی جاتی ہیں تاکہ اس کی طرف پاؤں نہ ہو اور اگر اس کی طرف پاؤں ہو بھی تو اس کو بے ادبی نہیں کہیں گے، کیونکہ یہاں براہِ راست پاؤں اوپر کی طرف نہیں ہے۔

دکان اور گھر میں اگر بتی جلانا کیسا؟

سُوال: کیا دکان اور گھر میں اگر بتی جلانے سے برکت ہوتی ہے۔ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: خوشبو کے تعلق سے مدنی مذاکرہ قسط 12 میں لکھا ہے کہ "اپنے ارد گرد اور گھروں کے ماحول کو صاف ستھرا اور خوشبو دار رکھیے کہ اس سے جہاں جراثیم کا خاتمہ ہوتا ہے وہیں گھروں میں برکت بھی ہوتی ہے، جیسا کہ حضرت سیدنا شیخ ابو العباس بونی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خوشبو سلگانے سے گھر میں برکت ہوتی ہے۔"

خوشبو ایک اچھی چیز ہے، اعلیٰ حضرت نے بھی اس کی پذیرائی کی ہے،[1] لیکن خوامخواہ اگر بتی جلانا کہ نہ خوشبو لینا مقصود ہو اور نہ ہی برکت حاصل کرنا ہو تو یہ سمجھ نہیں آتا۔ جیسے قبروں پر لوگ اگر بتیاں گاڑ دیتے ہیں اور چلے جاتے ہیں تو یہ فضول ہے، البتہ لوگ وہاں موجود ہیں مثلاً قبر کے پاس تلاوت یا محفل ہو رہی ہے اور قبر سے ہٹ کر اگر بتی گاڑ دی یا اگر دان میں رکھ لی تاکہ لوگوں کو خوشبو پہنچے تو یہ ایک اچھی چیز ہے۔ ورنہ قبر والے کو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے، بلکہ اسراف ہے۔ اسی طرح اگر دکان میں اس لئے جلاتے ہیں کہ وہاں جو لوگ ہیں ان کو خوشبو پہنچے گی تو یہ بھی اچھی بات ہے، نیز فرشتوں کو بھی خوشبو سے فرحت ہوتی ہے،[2] لہٰذا اگر بتی جلانے میں یہ نیت بھی کی جاسکتی ہے کہ میں فرشتوں کو اور مسلمانوں کو خوشبو کے ذریعے فرحت کا سامان کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ اس نیت کا بھی ثواب ملے گا۔ خوشبو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی پسند تھی۔[3] اب اگر بتیاں بغیر خوشبو کی بھی آتی ہیں، خاص کر مزارات پر لوگ رسمی طور پر دے

1 ..... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۳۰۰۔

2 ..... حاشیۃ السیوطی والسندی علی سنن النسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب حب النساء، ۷/ ۶۱، تحت الحدیث: ۳۹۳۹۔

3 ..... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۱۵۶۔

www.dawateislami.net

دیتے ہیں اور وہ اگربتی کو اَلاؤ (یعنی جلتی ہوئی لکڑیوں کے ڈھیر) میں ڈال دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے، کیونکہ اَلاؤ میں اگربتیاں ڈالیں گے تو وہ اتنی خوشبو نہیں دے گی، بلکہ اسے اپنے حساب سے اوپر جلائی جائے تو یہ خود ہی جلتی رہے گی اور خوشبو بھی دیتی رہے گی۔ بہر حال ہر جگہ ایسا نہیں ہوتا، کہیں کہیں ہوتا ہے اور جہاں ایسا ہوتا ہو اور آپ کی چلتی بھی ہو تو آپ ان کو سمجھائیں کہ ایسا نہ کریں۔ اسی طرح بغیر خوشبو والی عطر بھی بیچتے ہیں اور لوگ خوشبو والی سمجھ کر اسے خریدتے ہیں تو یہ دھوکا ہے، ہاں جس کو پتا ہے کہ خوشبو نہیں ہے اور اب وہ لیتا ہے تو ٹھیک ہے۔

”اللہ“”محمد“لکھی ہوئی مچھلی کھانا کیسا؟

سُوال: (1) مچھلی پر اگر ”اللہ“ یا ”محمد“ لکھا ہوا ہو تو اس مچھلی کا کیا کریں؟ (2) سردی کے موسم میں سب سے زیادہ اچھی اور فائدے مند کون سی مچھلی ہے؟ (3) ہمارا مچھلی کا کام ہے اور مچھلی کا کام کرتے ہوئے اس کے چھلکے ہمیں پڑتے ہیں تو کیا اس سے ہماری نماز ہو سکتی ہے یا ہمارے کپڑے ناپاک ہیں؟ (فیصل آباد سے سُوال)

جواب: (1) مَاشَآءَ اللہ مچھلی بھی اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، البتہ ”اللہ“”محمد“ لکھی ہوئی مچھلی بالکل نایاب سی ہوتی ہے، کروڑوں مچھلیوں میں کبھی کوئی آگئی ہوگی، میں نے اپنی زندگی میں ایسی مچھلی کبھی نہیں دیکھی۔ بہر حال اگر کوئی ایسی مچھلی ہے بھی تو میرا خیال ہے کہ لوگ اس کی زیارت کریں گے اور اسے تبرکاً رکھیں گے اور اگر کوئی اسے کھالیتا ہے تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے، کھانا جائز ہے کیونکہ تعویذ بھی تو پانی میں گھول کر پیتے ہیں جس میں آیتیں وغیرہ لکھی ہوئی ہوتی ہیں۔

(2) مچھلی کی لاکھوں قسمیں ہیں اور دریا کی مخلوق زمین کی مخلوق سے بہت زیادہ ہے، نیز ہر ایک کو اپنی اپنی کوالٹی پسند ہوتی ہے، کسی کو کوئی سی مچھلی پسند ہوتی ہے، کسی کو کوئی سی مچھلی۔ اس لئے بندہ اپنی پسند کی مچھلی کھائے، لیکن ہو سکتا ہے کہ بعض مچھلیاں زیادہ مفید ہوں اور بعض کم مفید ہوں، بسا اوقات بعض مچھلیاں کسی کو موافق بھی نہیں آتی ہوں گی۔ ”سلمون“ ایک مشہور مچھلی ہے، اس میں Omega-3 (اومیگا تھری) ہوتا ہے، یہ بڑی قیمتی اور مفید مانی جاتی ہے لیکن شاید پاکستان میں نہ ملتی ہو، اگر ملتی ہوگی تو ٹین پیک ملتی ہوگی اور ٹین پیک جو غذائیں ہوتی ہیں ان کے Side Effects ہوتے ہیں کیونکہ ان کو دیر پا رکھنے کے لئے ان میں ایسے کیمیکلز ڈالتے ہیں جو صحت کے لئے نقصان دہ ہوتے ہیں۔ سلمون

مچھلی تازہ ملے تو وہ لے لیں کہ یہ اچھی اور فائدے مند ہے اور مچھلی میں جو قدرتی چکناہٹ یا چربی ہوتی ہے وہ جمتی نہیں ہے لیکن اس کی وجہ سے کولیسٹرول ہوتا ہو اس کے بارے میں پڑھا نہیں، البتہ جھینگا کھانے سے کولیسٹرول ہوتا ہے، جھینگا بھی مچھلی ہے اگرچہ علما کا اس میں اختلاف ہے، لیکن اگر کوئی جھینگا کھالے تو حرج نہیں، مگر بچنا بہتر ہے۔[1]

(3) مچھلی کاٹنے کے وقت جو چھینٹے اڑتے ہیں یہ ناپاک نہیں ہیں، البتہ اس کے چھینٹیں کپڑوں پر لگیں گے تو کپڑوں سے بدبو آئے گی اور بدبو کی حالت میں مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں ہے،[2] کیونکہ بدبو سے لوگوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔[3] بہر حال جو مچھلی کا کام کرتے ہیں ان پر بھی نماز فرض ہے، لہٰذا انہیں چاہیے کہ وہ اپنے کپڑے صاف ستھرے رکھیں اور اچھی طرح نہا دھو کر پہلے سے تیاری کریں، یہ نہ ہو کہ جماعت کے لئے اقامت شروع ہوئی اور اب بھاگ بھاگ کر تیاری ہو رہی ہے پھر تو جماعت ملے گی نہیں یا صفائی پوری نہیں ہوگی۔ اس لئے پہلے سے اپنا اندازہ لگالیں کہ کتنی دیر میں تیار ہوتے ہیں، نیز اپنے صاف ستھرے کپڑے الگ رکھیں اور غسل سے اگر بدبو جاتی ہے تو غسل کرلیں ورنہ جن حصوں پر مچھلی کے اثرات ہیں ان کو صابن سے یا جیسے بھی ان کو اس طرح صاف کریں کہ بدبو جاتی رہے۔

مچھلی کی Smell دُور کرنے کا طریقہ

(نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) جب گھر میں مچھلی پکتی ہے تو مچھلی کھانے کے بعد عموماً انگلیوں اور ناخنوں میں مچھلی کی Smell ہوتی ہے تو کھانے کے بعد کس طرح دھوئیں کہ Smell چلی جائے؟

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) جو مچھلی کھانے کے شوقین اور تجربہ کار ہوتے ہیں ان کی مچھلی بدبودار نہیں ہوتی۔ میری بڑی بہن اس طرح کرتی تھیں کہ چار، پانچ گھنٹے پہلے مچھلی پانی میں ڈال دیتی اور جو بھی Smell ہوتی وہ نکل جاتی۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ مچھلی کو سِرکے میں آدھا یا ایک گھنٹا بھگو کر چھوڑ دیں یا صرف سرکہ لگا کر رکھ دیں تو Smell

1 فتاویٰ رضویہ، ۲۰/ ۳۳۹۔

2 فتاویٰ رضویہ، ۱/ ۸۳۸۔

3 فتاویٰ رضویہ، ۱/ ۸۳۹۔

چلی جائے گی۔ مچھلی کھانے والوں کی ایک مخصوص کیٹگری ہے جو مچھلیاں شوق سے کھاتی ہیں، جبکہ ایک تعداد ایسی بھی ہے جو مچھلی کے قریب بھی نہیں جاتی۔ مچھلی کے اپنے فوائد ہیں، خاص کر مچھلی کا سر بڑا مفید ہوتا ہے اور جو بڑا سر ہوتا ہے وہ کافی مہنگا ملتا ہے۔ بعض قومیں ایسی ہیں کہ جو مچھلی بہت کھاتی ہیں اور ان میں عقل بھی بہت زیادہ ہوتی ہے، مچھلی چاول ان کی پسندیدہ غذا ہے اور عام طور پر یہ لوگ نارمل ہوتے ہیں کیونکہ مچھلی موٹاپا نہیں لاتی۔ اسی طرح ہند میں بھی بعض صوبے ایسے ہیں جہاں میں نے سُن رکھا ہے کہ وہ مچھلی کا سر بڑے شوق سے کھاتے ہیں اور یہ بھی بہت عقل مند مانے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم بھی بچپن سے مچھلی کھاتے آرہے ہیں اور مچھلی کے سر بھی بہت کھائے ہیں اور اس کے فوائد آج نہیں تو کل ضرور ظاہر ہوں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ بہر حال مچھلی سب کھایا کریں اور ہفتے میں ایک یا دو بار تو کھا لینی ہی چاہیے۔ آہستہ آہستہ کھائیں گے تو کھانا بھی آجائے گا، پکانا بھی آجائے گا، البتہ تلی ہوئی مچھلی کھانے سے نقصان ہوتا ہے، کبھی کبھار کوئی ایک آدھ پیس کھالیا تو ٹھیک ہے، ورنہ گرِل فش جو کوئلوں پر بھنی ہوئی یا سالن میں پکی ہوئی ہو یہ مفید ہوتی ہے۔

مزاروں اور درباروں سے کبوتروں کا تعلق

سُوال: مدینے شریف میں کبوتر بہت زیادہ ہوتے ہیں، اسی طرح اکثر مزارات پر دیکھنے میں آیا ہے اور ملاحظہ بھی کیا ہے، یہ ارشاد فرمائیں کہ کیا کبوتروں کا مزاروں اور درباروں سے کوئی خاص تعلق ہے؟ (جامعہ قادریہ رضویہ کے طالبِ علم کا سُوال)

جواب: مکہ مکرمہ میں جو کبوتر ہیں ان کے بارے میں کتابوں میں لکھا ہے کہ غارِ ثور پر جس کبوتری نے انڈے دیئے تھے اس کی نسلیں حرم میں موجود ہیں اور یہ صلہ اس وجہ سے ملا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب غارِ ثور میں گئے تو اس کبوتری نے انڈے دے دیئے اور مکڑی نے جالا بن دیا، تاکہ کفار کو یہ پتا نہ چلے کہ غار کے اندر کوئی گیا ہے۔ اس طرح اللہ پاک نے حفاظت کا سامان فرمایا اور اس کبوتری کی نسلوں کو حرم میں رہنے کا صلہ ملا۔[1] باقی رہا دیگر مزارات پر کبوتروں کا ہونا تو اس کی نسبت اللہ بہتر جانے، البتہ زائرین سے ضرور نسبت ہوتی ہے کہ زائرین کا پرانا معمول ہے کہ وہ مزارات پر کبوتروں کو دانے کھلاتے ہیں، لہٰذا جہاں غذا ملے گی وہاں مخلوق جائے گی، جیسے ابھی نیاز کی دیگ کھول دیں پھر

1 ......مسند بزار، مسند زید بن ارقم، ۱۰/ ۲۴۶، حدیث: ۴۳۴۴ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

دیکھیں ایسی خوشبو آئے گی کہ لوگ کھانے کے لئے آنکھیں ملتے ہوئے گھروں سے نکل کر پہنچ جائیں گے۔

امیرِ اہلِ سنّت کے نزدیک تعلیم یافتہ کون ہیں؟

سُوال: اس جدید دور میں ڈگری کی زیادہ اہمیت ہوگی یا ہنر کی، نیز صحیح معنوں میں تعلیم یافتہ یعنی ایجوکیٹڈ یہ کس کو کہنا چاہیے؟ (محمد ثوبان عطاری کا سُوال)

جواب: میرے نزدیک تو علما پڑھے لکھے ہوتے ہیں، بھلے ان کو انگلش کی A B C D نہ آتی ہو، کیونکہ جو اللہ پاک کے دین کو سمجھتے ہیں، علمِ دین پڑھتے پڑھاتے ہیں حقیقت میں وہی پڑھے لکھے ہیں، اسی طرح جس کو دینی معلومات ہے، فرض علوم جانتا ہے، نماز کے مسائل جانتا ہے، روزوں کے مسائل جانتا ہے وہ پڑھا لکھا ہے۔ بہر حال معاشرے میں اسی کو پڑھا لکھا بولتے ہیں جو انگلش فر فر بولتا ہو، بھلے اسے قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا نہ آتا ہو۔ رہا ہنر مند تو معاشرہ اس کو پڑھا لکھا نہیں بولتا۔ اس لئے علمِ دین حاصل کرنا چاہیے اور ہنر بھی سیکھنا چاہیے کہ ہنر مند آدمی بھوکا نہیں مرتا۔ پڑھے لکھے بھاری تعداد میں آپ کو بے روزگار ملیں گے، خودکشی کرنے والوں میں بھی ایک تعداد آپ کو پڑھے لکھے کی ملے گی، لیکن علما کے بارے میں ابھی تک میں نے نہیں سنا کہ کسی عالمِ دین نے خودکشی کی ہو۔ ہنر مند بھی کیوں خودکشی کرے گا! کھاتا پیتا موج کرتا ہے۔ بہر حال علمِ دین سب کو حاصل کرنا چاہیے، اگر کسی نے دنیاوی تعلیم حاصل کی ہے تو وہ اپنی جگہ ٹھیک ہے، لیکن نماز پڑھنا نہیں آتی اور قرآن کریم دیکھ کر بھی پڑھنا نہیں آتا تو اب ایسے شخص کو کیا کہا جائے!! لیکن لوگ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ پڑھا لکھا ہے۔ اللہ کریم ہمیں دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور علمِ دین سے ہمارا سینہ مدینہ بنائے۔

صدیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے

سُوال:

صدیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے
اور حفظِ جاں تو جان فروضِ غُرر کی ہے (حدائقِ بخشش)

صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا غار میں ہونا اور پھر جان دینا یہ کیا واقعہ ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: یہاں غارِ ثور کا واقعہ مراد ہے کہ جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہجرت فرمائی تو صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پہلے داخل ہوئے تاکہ کوئی مُوذی چیز ہو تو پہلے مجھے نقصان پہنچے، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وہ نقصان نہ پہنچائے، یہ ان کا عشق تھا۔

یار کے نام پہ مرنے والا سب کچھ صدقہ کرنے والا

بہر حال صدیق اکبر غارِ ثور میں تشریف لے گئے اور دیکھا تو کئی جگہ سوراخ بنے ہوئے تھے، امکان تھا کہ کہیں سے سانپ نہ نکل آئے، لہٰذا پہلے انہوں نے اپنی چادر مبارک کے پیس کئے اور غار کے سوراخ بند کئے، لیکن ایک سوراخ خالی رہ گیا اور کوئی چیز ایسی نہیں تھی جس سے سوراخ بند کیا جاسکے تو صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اس پر اپنی ایڑی رکھ دی اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنا زانو پیش کیا تو سرکار نے ان کے مبارک زانو کو نوازا اور سر اقدس اس پر رکھ کر آرام فرمایا۔ اس غار میں ایک پرانا سانپ تھا جس نے یہ تذکرہ سن رکھا تھا کہ ایک نہ ایک دن اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت ہوگی اور وہ اس غار میں تشریف لائیں گے، جب غار میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کی وجہ سے بھینی بھینی خوشبو پھیلی تو سانپ سمجھ گیا کہ میرے محبوب آگئے ہیں، اب وہ حضور کی زیارت کے لئے سوراخ کی طرف بڑھا، لیکن جس سوراخ پر آتا وہ بند ہوتا، آخر کار ایک سوراخ جو بند تھا مگر اس میں کچھ نرم نرم محسوس ہوا تو اس نے تھوڑا دھکیلنے کی کوشش کی لیکن صدیق اکبر بھی سمجھ گئے کہ کوئی نکلنا چاہتا ہے لہٰذا آپ نے مزید مضبوطی سے پاؤں جما دیئے، مگر سانپ نے بھی عشق سے مجبور ہو کر بوسہ لے لیا، اب زہر نے اپنا کام دکھانا شروع کیا کہ صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی مبارک آنکھوں سے آنسو ٹپکے اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک چہرے پر وہ نچھاور ہوگئے، سرکار کی آنکھ مبارک کھل گئی کیونکہ نبی کا دل نہیں سوتا صرف آنکھ سوتی ہے، اسی لئے سونے سے نبی کا وضو بھی نہیں جاتا، تو آپ نے فرمایا: ابو بکر! کیا ہوا؟ تو انہوں نے سارا ماجرا سنا دیا۔ یہاں پنجابی شاعر نے بڑا پیارا شعر لکھا ہے:

آسے آسے عمر گزاری جھلے خار ہزاراں
مالی باغ نہ ویکھن دیندا آئیاں جدوں بہاراں

www.dawateislami.net

یعنی سانپ گویا زبانِ حال سے کہہ رہا تھا کہ میں نے اس امید پر اپنی عمر گزار دی کہ کبھی تو میرا سوہنڑا مجھے اپنا جلوہ دکھائے گا، لیکن جب جلوہ دیکھنے کا وقت آیا اور باغ میں بہار آئی تو مالی نے میرا راستہ ہی بند کر دیا۔

بہر حال سانپ کی حسرت پوری ہوگئی اور پھر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا مبارک لعاب سانپ کے ڈسنے کی جگہ پر لگایا تو زہر کا اثر جاتا رہا۔[1] اسی واقعہ کو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے صدیق اکبر کی تعریف کرتے ہوئے شعر میں بیان فرمایا کہ سانپ ڈستا ہے تو ڈسے محبوب کو تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔

صدیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے
اور حفظِ جاں تو جان فروض غُرر کی ہے (حدائقِ بخشش)

یعنی جان کی حفاظت تو فرضوں کا بھی فرض ہے کہ بندہ اس کی حفاظت کرے، لیکن صدیق اکبر نے اپنے محبوب پر جان بھی قربان کر دی کہ وہ تو اپنے خیال میں جان دے چکے تھے۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	سفرِ مدینہ میں کوئی مشکل آجائے تو کیا کریں؟	9
جانوروں کی روح کون قبض کرتا ہے؟	1	بلّی اور جنات کا آپس میں کیا تعلق ہے؟	9
طوطوں کے سامنے ذِکْرُاللہ کرنے کی نیت	2	کیا عورت غلامی کے لئے پیدا کی گئی ہے؟	9
”حَجَّةُ الْوَدَاع“ کے دن خطبہ کہاں دیا گیا؟	3	دیوار پر ”اللہ“ کے ناموں کی فریم لگانا کیسا؟	11
عیب دار چیز واپس کرنے کی صورتیں	3	دکان اور گھر میں اگربتی جلانا کیسا؟	12
اچانک موت پر کیسے صبر کیا جائے؟	4	”اللہ“ ”محمد“ لکھی ہوئی مچھلی کھانا کیسا؟	13
کیا بیمار والدہ کو مانگنے کے باوجود نقصان دہ چیزیں نہ دینا نافرمانی ہے؟	6	مچھلی کی Smell دُور کرنے کا طریقہ	14
		مزاروں اور درباروں سے کبوتروں کا تعلق	15
کیا داڑھی پر تیل لگانا سنّت ہے؟	7	امیرِ اہلِ سنّت کے نزدیک تعلیم یافتہ کون ہیں؟	16
حدیثِ مبارکہ بیان کرنے میں امیرِ اہلِ سنّت کی احتیاط	8	صدیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے	16

❁❁❁

[1] ......مدارج النبوت، قسم دوم، باب چهارم، ۲/۵۸۔

ماخذ ومراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
تفسیر خازن	علی بن محمد ابراہیم، متوفی ٧٤١ھ	دار الکتب العربیۃ الکبریٰ
تفسیر روح البیان	امام اسماعیل حقی بروسوی، متوفی ١١٣٧ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
تفسیر صراط الجنان	ابو صالح مفتی محمد قاسم عطاری مدنی	مکتبۃ المدینہ کراچی
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ٢٥٦ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ٢٧٩ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٤ھ
معجم کبیر	ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ٣٦٠ھ	دار احیاء التراث العربی ١٤٢٢ھ
معجم اوسط	ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ٣٦٠ھ	دار الفکر بیروت ١٤٢٠ھ
مسند بزار	امام ابو بکر احمد بن عمرو العتکی البزار، متوفی ٢٩٢ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ١٤٠٩ھ
مسند شہاب	محمد بن سلامۃ بن جعفر ابو عبد اللہ القضاعی، متوفی ٤٥٤ھ	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ١٤٠٧ھ
کشف الخفاء	اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی، متوفی ١١٦٢ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الترغیب والترھیب	زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی، متوفی ٦٥٦ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
حلیۃ الاولیاء	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی، متوفی ٤٣٠ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
اللہ والوں کی باتیں (مترجم)	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی، متوفی ٤٣٠ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
شرح صحیح مسلم للنووی	امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف الدین نووی دمشقی، متوفی ٦٧٦ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٣٤٧ھ
مرقاۃ المفاتیح	علی بن سلطان محمد ہروی حنفی ملا علی قاری، متوفی ١٠١٤ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٤ھ
حاشیۃ السیوطی والسندی علی النسائی	ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی خراسانی النسائی، متوفی ٣٠٣ھ	دار الجیل بیروت
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ١٣٩١ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
الفتاویٰ الحدیثیۃ	شیخ الاسلام احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی، ٩٧٤ھ	دار احیاء التراث العربی ١٤١٩ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ١٣٤٠ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ١٤٢٧ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ١٣٦٧ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٢٩ھ
الروض الفائق	شیخ شعیب الحریفیش، متوفی ٨١٠ھ	دار إحیاء التراث العربی
الشمائل المحمدیۃ للترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ٢٧٩ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
مدارج النبوت	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ١٠٥٢ھ	نوریہ رضویہ پبلشنگ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ١٤٠٢ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٠ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "غور و فکر" کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مدنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مدنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net